

# راجکوٹ میں ساماجک ادھیکارتا شُور میں وزیراعظم کے خطاب کا متن

Posted On: 29 JUN 2017 8:13PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 30 جون۔

میرے پیارے خاندانی افراد، ایسے تمام دوپانگ جن، بھائیو اور ب۔ نو۔

ابھی وچھے بھائی،۔ مارے وزیر اعلیٰ صاحب بتا رہے تھے کہ وزیر اعظم کے طور پر کسی سرکاری پروگرام کی خاطر 40 سال کے بعد کسی وزیراعظم کا راجکوٹ آنا۔ وا ہے، مجھے بتایا گیا کہ آخر میں وزیر اعظم کے طور پر راجکوٹ میں جناب مراراجی بھائی دیسائی آئے تھے، میری یہ خوش قسمتی ہے کہ مجھے آج راجکوٹ کے عوام کا دیدار کرنے کا موقع ملا ہے، میری زندگی میں راجکوٹ کی خاص ا۔ میت ہے، اگر راجکوٹ نے مجھے منتخب کر کرکے گاندھی نگر نہ بھیجا۔ ونا تو آج ملک نے مجھے دہلی میں نہ پ۔ نچایا۔ ونا

میرے سیاسی سفر کا آغاز راجکوٹ کے آشیرودا سے۔ وا، راجکوٹ کے بھریور پیار سے۔ وا، اور میں راجکوٹ کے اس محبت کو کبھی بھی نہ یں بھول سکتا، میں پھر ایک بار راجکوٹ کے عوام کو سر جھکا کر نمں کرتا۔ وں، سلام کرتا۔ وں، وندن کرتا۔ وں، اور بار بار آپ سے آشیرودا کا مٹمنی۔ وں

ن وقت این ڈی اے کے سبھی ممبران پارلیمنٹ نے مجھے ر۔ نما کے طور پر منتخب کیا، وزیر اعظم کے ع۔ دے کی ذم۔ داری سونپی، اور اس دن میں نے اپنی تقریر میں کہ ا تھا کہ میری حکومت ن ملک کے غریبوں کے لیے وقف ہے، یہ میرے دوپانگجن، ملک میں کروڑوں کی تعداد میں دوپانگجن۔ یں، اور بدقسمتی سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں جس خاندان میں یہ اولاد جنم لیتی ہے، اد تر اس خاندان کے ذم۔ یہ اس کی پرورش وپرداخت۔ وتی ہے، میں نے ایسے کئی خاندان دیکھے۔ یں، میں نے کئی ایسی ماوؤں کودیکھا ہے، 25 سال، 27 سال، 0ھسال کی عمر ہے، زندگی کے تمام خواب باقی۔ یں، شادی کے بعد پ۔ لی اولاد۔ وئی، اور و۔ بھی دوپانگ۔ وئی، اور میں نے دیکھا ہے و۔ میان بیوی نے، و۔ مان باپ نے اپنی زندگی کے تمام خواب اس بچے پر نچھاور دیتے۔ یں، زندگی میں ایک۔ یہ خواب ر۔ تا ہے کہ خاندان میں پیدا۔ وا یہ دوپانگجن، خدا نے۔ میں ایک ذم۔ داری کے طور پر دیا ہے اور اس ذم۔ داری کو ایک عبادت کی طرح۔ میں نبھاتا ہے، ایسے لاکھوں خاندان۔ مارے ملک میں۔ یں

لیکن میرے پیارے م۔ وطنو، خدا نے شاید ایک خاندان پسند کیا۔ وگا، اس کے گھر میں کسی دوپانگجن کی آمد۔ وئی وگی۔ پرماتما کو شاید یقین۔ وگا کہ یہ خاندان ہے، اس کی حساسیت ہے، اس کے سنسکار۔ یں، یہ شاید اس دوپانگ بچے کو پرورش کرے گا، اس لیے شاید پرماتما نے اس خاندان کو پسند کیا۔ وگا، لیکن بھلے۔ یہ و۔ کسی ایک خاندان میں پیدا۔ و، لیکن دوپانگ اس پورے معاشرے کی ذم۔ داری۔ وتی ہے، پورے ملک کی ذم۔ داری۔ وتی ہے اور اس ذم۔ داری کو۔ میں نبھاتا چا۔ ئے، مارے اندر و۔ احساس۔ ونا چا۔ ئے

تب میں گجرات میں تھا اس وقت بھی ان کاموں پر میں زور دے رہا تھا، راجکوٹ کے اندر۔ یہ مارے ڈاکٹر پی وی دوشی، و۔ اس قسم کی ایک اسکول کے ساتھ جڑے تھے، اس وجہ سے مجھے مسلسل ان بچوں سے ملنے کا موقع ملتا تھا، ان کے ساتھ جانے کا موقع ملتا تھا، اور میں ڈاکٹر دوشی صاحب جس طرح سے عقیدت کے جذبے سے اس اسکول میں ان دوپانگ بچو کے تئیں محبت بھرا ناٹ۔ جوڑ کرکے ر۔ تے تھے، ان کی ایک بیٹی بھی اس کام کے لئے وقف تھی۔ یہ چیزیں جو میں نے دیکھی تھیں، تب تو میں سیاست میں بھی نہ یں تھا، بہت کم عمر تھی ڈاکٹر دوشی جی کے گھر کبھی آیا کرتا تھا، اور کبھی ان کے ساتھ جاتا تھا، تو دل پر ایک سنسکار۔ وا کرتا تھا، ایک احساس، شعور جاگتا ر۔ تا تھا، اور جب حکومت میں آیا، ذم۔ داری ملی، آپ کو یاد۔ وگا۔ م نے ایک بڑا ا۔ م فیصلہ کیا تھا، عام طور پر صحت مند عام بچے کو امتحان پاس کرنے کے لئے 5ھقمبر وں کی ضرورت پڑتی ہے، 100ھمیں سے، م نے فیصلہ کیا تھا کہ دوپانگ بچے کو کم سے کم 25ھممبر ملے تو بھی اس کو پاس مانا جائے، کیونکہ ایک صحت مند بچے کو اپنی جگہ سے اٹھ کر کے کتاب لینے میں جتنا، الماری سے اب لینے میں جتنا وقت لگتا ہے، دوپانگ بچے کو اس سے تین گنا وقت لگتا ہے، تین گنا طاقت لگ جاتی ہے، ایسے بچے کیلئے خصوصی انتظامات۔ وں چا۔ ئیں، اور گجرات میں۔ ماری حکومت تھی، میں جب یہ ان کام کرتا تھا، اس وقت مجھے ایسے کئی فیصلے کرنے کا موقع ملا تھا

تب۔ م دہلی گئے، باریکی سے ایک، ایک، ایک۔ یہ چیز دیکھنے لگے کہ بھائی آخر ان معاملوں میں کیا حال ہے؟ صرف۔ م نے دوپانگجنوں کے لئے دوپانگ لفظ تلاش کر۔ یہ اپنا کام مکمل نہ یں کیا، آپ یہ ان دیکھ کر رہے۔ یں، ایک بہن جو سن نہ یں سکتے، بول نہ یں سکتے، ان کو نشانی سے میری تقریر سنا رہی ہے، ان کو سمجھا رہی ہے کہ میں کیا بول رہا۔ وں، آپ کو جان کرکے حیرانی۔ وگی، آزادی کسا!تعد بھی یہ جو نشانی کی جاتی ہے، اشارہ کیا جاتا ہے، مختلف زبان کی وضاحت کے لئے، ندوستان کی ر ریاست میں و۔ مختلف تھا، زبانیں الگ تھیں و۔ تو میں سمجھتا تھا، لیکن دوپانگجنوں کے لئے ایکشن جو تھا اس میں بھی تبدیلی تھی، اس کی وجہ سے اگر تمل ناڈو کا دوپانگجن ہے اور گجرات کی کوئی ٹیچر ہے تو دونوں کے درمیان ڈائلاگ ممکن نہ یں تھا، یہ بھی جانتی تھی کہ دوپانگ کے ساتھ کس طرح بات کرنا، و۔ بھی جانتا تھا کون سی نشانیاں، لیکن تامل زبان میں جو پڑھائی گئیں و۔ نشانیاں مختلف تھیں، گجراتی میں پڑھائی گئی نشانیاں مختلف تھیں، اور اس وجہ سے پورے ملک میں، میرا دوپانگجن کہ یں جاتا تھا، اور کچھ کہ تا تھا تو سمجھنے کے لئے ترجمان نہ یں ملتا تھا۔ م نے حکومت میں آنے کے بعد کام بڑا یا چھوٹا، و۔ بعد کا موضوع ہے، لیکن حکومت حساس۔ وتی ہے، و۔ کیسے سوچتی ہے، م نے قانون بنایا اور ملک کے تمام بچوں کو ایک۔ یہ قسم کی نشانی سکھائی جائے، ایک۔ یہ قسم کے ٹیچر تیار کئے جائیں، تاکہ ندوستان کے کسی بھی کونے میں، اتنا۔ یہ نہ یں۔ م نے اس سائننگ سسٹم کو قبول کیا ہے کہ اب ندوستان کا بچہ دنیا کے کسی ملک میں جائے گا، تو بھی نشانی سے اگر اس کو سیکھنا ہے تو و۔ زبان اس کو دستیاب و گئی ہے، کام بھلے چھوٹا لگتا و لیکن ایک حساس حکومت کس طرح سے کام کرتی ہے، اس کی یہ جیتی جاگتی مثال ہے

سے یاد رکھئے، سماجی تفویض اختیارات کے محکمہ کی طرف سے دوپانگجنوں کو ساز و سامان دینے کے بارے میں غور۔ وا، بجٹ دینا شروع۔ وا، آزادی کے اتنے سال کے بعد۔ وا، آپ 1992 جان کرکے حیرانی۔ وگی 1992 سے لے کرکے 20ھجب تک۔ ماری حکومت نہ یں بنی تھی، تب تک اتنے سالوں میں ملک میں صرف 55ھیسے پروگرام۔ وئے تھے، جس میں دوپانگجنوں کو بلا کر کے کوئی سامان دیا گیا تھا، 55! پھانیو، ب۔ نو! 2014ھمیں آئے، آج 2017 ہے، تین سال کے اندر۔ اندر۔ م نے 5500 پروگرام کئے، پانچ۔ زار پانچ سو، 25-30سال میں 55 پروگرام، تین سال میں 500ھگرام، اس سے یہ بات ظا۔ رہ وتی ہے کہ حکومت کتنی حساس ہے، سب کا ساتھ سب کا وکاس، اس منتر کو عملی جام۔ پ۔ نانے کا۔ مارا راستہ کیا ہے۔

اور بھائیو، ب۔ نو! ایک سے بڑھ کر ایک نئے عالمی ریکارڈ قائم کر رہے۔ یں۔ م دوپانگجنوں کی مدد پ۔ زور دے رہے۔ یں، آج بھی راجکوٹ نے ساڑھے اٹھارہ۔ زار (8,500) دوپانگجنوں کو ایک ساتھ، ایک۔ یہ چھتر کے نیچے آلات کی مدد سے کر ایک عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے، میں گجرات حکومت کو، راجکوٹ کے افسروں کو اور تمام مدد کرنے والے بھائیوں کو دل سے بہت بہت ابھینندن کرتا۔ وں کہ میرے دوپانگجنوں کی فکر کرنے کے لئے اتنا آگے آئے

ابھی میں کچھ آلات۔ ان ٹوکن کے طور پر دوپانگجنوں سے دے رہا تھا، میں ان سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا، ان کے چ۔ رہے پر جو اعتماد نظر آتا تھا، جو خوشی نظر آتی تھی، اس سے بڑا زندگی کا اطمینان کیا۔ و سکتا ہے دوستو! اور۔ مارے گ۔ لوٹ جی جب بھی کوئی پروگرام بناتے۔ یں اور کبھی مجھ سے اصرار کرتے۔ یں، تو میرے اور پروگرام کو آگے پیچھے کرکے بھی دوپانگجنوں کے پروگرام میں میں جانا پسند کرتا۔ وں، میں اسے ترجیح دیتا۔ وں، کیونکہ ایک معاشرے کے اندر یہ بیداری پیدا کرنا بہت ضروری ہے

۔ مارے یہ ان ریلوے کے ڈبے میں جانا ہے، عام لوگوں کے لئے تو سب کچھ مشکل لگتا نہ یں ہے، بس میں چڑھنا ہے عام لوگوں کو لگتا نہ یں ہے، م نے آکر کے ایک آسانی فرا۔ م کرانے کی اسکیم کی بڑی م۔ م چلائی ہے، ملک بھر میں سرکاری۔ زاروں ایسی جگہ ڈھونڈ کر نکالی ہے، ج۔ ان ایسے عام ش۔ ربوں کو جانا ہے تو و۔ ان دوپانگجنوں کو بھی جانا ہے، تو ان کے لئے ریلوے پلیٹ فارم الگ طرح سے۔ و، ٹرین کے اندر چڑھنے کے لئے ان کے لئے مختلف انتظام کیا جائے، سرکاری دفتر۔ و تو ٹرائی سائیکل لے کر آتا ہے تو سیدھے سیدھے سائیکل اندر چلی جائے، ٹوائلٹ۔ و، آپ تصور کر سکتے۔ یں، اگر دوپانگجن کو اس کے موافق ٹوائلٹ نہ یں ملے گا تو اس کا حال کیا۔ ونا وگا؟ کتنی تکلیف۔ وتی وگی؟ اور جب تک۔ م ان چیزوں کو دیکھتے نہ یں، سمجھتے نہ یں، سوچتے نہ یں، تو میں اندازہ نہ یں۔ ونا ہے کہ چلو بار چل جائے گا و۔ تو ایڈجسٹ کر لے گا، جی نہ یں بھائی، م لوگوں کو بیدار۔ و کر، ارے اپنا مکان بنائیں گے، سوسائٹی بنائیں گے، فلیٹ بنائیں گے، تو بھی یہ سوچ کر بنائیں گے کہ کوئی بھی دوپانگجن م۔ مان بن کر آئے گا تو بھی اس کو لفٹ پر جانا ہے تو آسانی سے جا پائے گا، ٹوائلٹ جانا ہے تو اس کے لئے الگ سے بندوبست۔ وگا، سماج کا ایک کردار ڈیولپ۔ ونا چا۔ ئے، اور۔ م لوگوں نے مسلسل ایک کوشش کی ہے اور اس کا نتیجہ آج ا ایسی جگہ وں پر ایسے انتظامات کی تعمیر۔ وں لگی ہے، اس کا کام۔ وں لگا ہے، ماڈل پکے۔ و گئے، ابھی جتنی نشی عمارتیں بنی۔ یں ان عمارتوں میں دوپانگجنوں کے لئے بندوبست، یہ حکومت۔ ند میں لازمی کر دیا گیا ہے

میں گجرات حکومت کا بھی شکر گزار۔ وں، ان۔ وں نے اس چیز کو اختیار کیا ہے، اسکو آگے بڑھانے کی سمت میں ان۔ وں نے منظوری دی ہے، میرا کہ۔ نے کا مطلب یہ ہے کہ بڑے پروگرام نے ایک تو حکومت کی ذم۔ داری طے۔ وتی ہے کہ جاؤ بھائی علاقے میں ڈھونڈو، کون دوپانگجن جو مدد کے مستحق۔ یں اور حکومت کے دروازے تک پ۔ نیچ نہ یں باتے، حکومت ان کی د لیز پر جائے، ان کوکھوے اور ایسے لگا کرکے ان کی مدد دی جائے، ایک۔ م نے یہ سمت پکڑی ہے، اور اسی کی وجہ سے آج 8ھلزار سے زیادہ دوپانگجن۔ ان موجود۔ یں، اور اس وجہ سے سماج وادی جو ادارے کام کرتے۔ یں، ان اداروں کی بھی اس کی وجہ سے حوصلہ افزائی۔ وتی ہے، ان کو طاقت ملتی ہے، حکومت۔ ند کے اختراعی ادارے۔ یں جو کافی کام کر رہے۔ یں

ابھی میں، ان بچوں کا میں نے ڈیمو دیکھا، پارلیمنٹ میں میں نے اپنے آفس میں بلایا تھا سب کو۔ اتھ نہ یں تھا، ان کو مصنوعی۔ اتھ دیا گیا، لیکن میں دیکھ رہا تھا کہ میرے سے بھی

خوبصورت حروف میں وہ لکھ پاتا تھا، پلاسٹک کا۔ اتھ تھا اس کا، لیکن اس میں ٹیکنالوجی کا بندوبست تھا، مجھ سے بھی خوبصورت حروف سے لکھ رہا تھا۔ وہ خود پانی بھر سکتا تھا، پانی پی سکتا تھا، چائے کا کپ اٹھا کر چائے پی سکتا تھا۔ ابھی ایک سچّھ میرے پاس آئے، ان دنوں وہ بتایا صاحب میں دوڑ سکتا۔ وہ، میرے پاؤں کو ایک نئی طاقت دی ہے آپ نے، میں دوڑ سکتا۔ وہ، مجھے بتا رہے تھے، بولے آپ کہ میں تو میں ہی۔ ان دوڑوں، میں نے کہا انہیں، یہ ان دوڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔

کہ نہ کا مطلب کتنا بڑا اعتماد نیا پیدا۔ وہ رہا ہے، اور اس کے لئے اختراع کا بھی کام۔ وہ رہا ہے، حکومت کے اپنے ادارے کام کر رہے ہیں۔ کئی نوجوان ہیں وہ آگے آ رہے ہیں۔ اور ملک کے اسٹارٹ اپ کی دنیا میں کام کرنے والے نوجوانوں سے درخواست کرتا۔ وہ کہ آپ تھوڑا سا مطالعہ کیجئے، دنیا میں دوپانگجنوں کے لئے کس کس طرح کی نئی ایجادات۔ وہی ہے، نئی نئی چیزیں ڈیولپ۔ وہی ہیں، کون سے نئے اینوویشن۔ وہی ہیں، دوپانگجن آسانی سے اپنی زندگی کا گزارا اس ایک ایکسٹرا آلے کے ساتھ کر سکتا ہے، وہ کون سا ہے؟ اگر آپ مطالعہ کریں گے میرے نوجوان تو آپ کا بھی من کرے گا کہ آپ بھی ایجاد کریں، آپ انجینئر ہیں تو آپ بھی سوچیں گے، آپ کے پاس۔ نہ رہے آپ بھی سوچیں گے، اور آپ اسٹارٹ اپ کے ذریعے اختراع کے ذریعے ان نئی چیزوں کو پیدا کر سکتے۔ میں جس کا۔ ندوستان میں آج بہت بڑا مارکیٹ ہے، کروڑوں کی تعداد میں۔ مارے دوپانگجن۔ میں، ان کے لئے الگ الگ طرح کے آلات میں ترمیم کی ضرورت ہے، روزگار کے لئے ایسے نئے مواقع ہیں۔

ٹارٹ اپ کی دنیا کے نوجوانوں کو دعوت دیتا۔ وہ کہ آپ دوپانگجنوں کے لئے اس قسم کی چیزیں بنانے کے لئے تجربہ لے کر آئیے، حکومت جتنی مدد کر سکتی ہے، اتنی مدد کرنے کی بھرپور کوشش کرے گی، تاکہ دوپانگجنوں کی زندگی میں تبدیلی لانے میں یہ نئی ایجاد کام آ سکے، بھائیو، بہنو!۔ م۔ و۔ انشورنس اسکیم تو لائے۔ میں، ایک ماہ میں ایک روپیہ۔ آج ایک ایک کپ چائے بھی نہیں ملتی ہے، ایک ماہ میں صرف ایک روپیہ۔ دے کر غریب سے غریب میرے دوپانگجن بھائی بھی انشورنس نکال سکتا ہے، اور خاندان میں کوئی مصیبت آگئی، کسی شخص کی زندگی میں کوئی مصیبت آگئی تو ایک ماہ میں دے دے کہ ایک روپیہ، 12 ماہ کیروپے میں وہ انشورنس۔ ونا ہے، دو لاکھ روپیہ۔ اس کے خاندان کو فوری طور پر ملتے ہیں، اس مصیبت کے دن کچھ لمحہ کے لئے نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح سے ایک دن کا ایک روپیہ۔ ایسی بھی انشورنس اسکیم نکالی ہے، 30 دن کے 30 روپے، سال بھر کے 360 روپے، اور اس کے تحت بھی اس کو بہت بڑی مقدار میں رقم، کوئی مصیبت آئی تو مل سکتی ہے، اب تک 3 کروڑ خاندان، بھارت میں کل خاندان 25 کروڑ ہیں۔ کل خاندان 25 کروڑ ہیں، 3 کروڑ خاندان اس اسکیم کے ساتھ جڑ چکے ہیں۔ میں نے تمام دوپانگجنوں کے خاندانوں سے درخواست کرتا۔ وہ، اس اسکیم کا فائدہ عام شہری کے لئے تو ہے۔ یہ ہے، لیکن میرے دوپانگجن خاندان اس سے سب سے زیادہ فائدہ۔ جس خاندان میں ایک آدمی دوپانگجن ہے، آپ اس کی اسکیم کا فائدہ اٹھائیں۔ آپ کے بچے کے مستقبل کے لئے یہ حکومت پابند ہے۔ د ہے، آپ آگے آئیے، سال بھر کے لئے 2 روپے ہیں، اسٹیشنری کا بھی خرچہ نہیں ہے لیکن ایک عمل کے لئے ہے۔

بھائیو، بہنو! ایسی کئی اسکیمیں حکومت۔ ند نے غریبوں کے لئے۔ مارا خواب ہے، 2022 بھارت کی آزادی کے 75 سال۔ وہ گئے، 70 سال گزر گئے، کروڑوں لوگ ایسے۔ میں جن کے پاس رہنے کا اپنا گھر نہیں ہے، بھائیو، بہنو، 2022 ندوستان کے رہنے والے خاندان کو اپنا مکان۔ وہ، یہ خواب پورا کرنے کے لئے۔ م آگے بڑھ رہے ہیں۔ رہنے والے خاندان کے پاس اپنی چھت۔ وہ رہنے کے لئے گھر۔ وہ، اور گھر بھی جس کے اندر ٹوائلٹ۔ وہ، بجلی۔ وہ، پانی کا نلکا۔ وہ، قریب میں بچوں کے لئے اسکول۔ وہ، بوڑھے کے لئے قریب میں دوا کا بندوبست۔ وہ، 2022 تک، کام بہت بڑا ہے میں جانتا۔ وہ، جو کام 70 سال میں کرنے میں دقت آگئی، اس کو پانچ سال میں کرنا کتنا مشکل۔ وگا اس کا مجھے پورا اندازہ ہے، لیکن بھائیو، بہنو، اگر 30 سال میں 5500 کیمپ لگتے۔ وہ، اور تین سال میں 5500 کیمپ لگ سکتے۔ میں، تو جو 75 سال میں نہیں وہا، وہ پانچ سال میں بھی۔ وہ سکتا ہے، کرنے کا مادہ چاہئے، ارادہ چاہئے، ملک کے لئے جینے کی تمنا چاہئے، نتیجہ اپنے آپ ملتا ہے دوستو۔ اور اسی جذبے سے اس کام کو کرنے کی۔ ماری کوشش ہے۔

غریب خاندان کو کس طرح سے فائدہ ملے، مڈل کلاس خاندان بہت کچھ اپنے بل بوتے پر کرتا ہے، لیکن اس کو جتنا موقع ملنا چاہئے، غربت کی وجہ سے وہ ان کی طرف ڈائپرٹ کرنی پڑتی ہے، اگر میرے ملک کا غریب باہر آیا تو ملک کا متوسط طبقہ۔ ندوستان کو کہ اس سے کہ ان پہنچانے کی طاقت لیکے کھڑا۔ وہ چائے گا، جس کا شاید یہ کسی کو اندازہ۔ وہگا بھائیو۔ دنیا حیران ہے، جس طرح سے دنیا میں آج بھارت ایک طاقت بن کر ابھرا ہے، ترقی کی نئی بلندیوں کو پار کرنے لگا ہے، اور اس لئے میرے پیارے راجکوٹ کے بھائیو، بہنو، آپ نے جھپٹے بہت کچھ سکھایا ہے، بہت کچھ دیا ہے، میری زندگی کا راستہ طے کرنے کا کام اس راجکوٹ کے لوگوں نے کیا ہے، یہ جذبہ زندگی وقت دن میں رکھتے۔ وہی آج اس دھرتی کو نم کرنے کے لئے آئے کا موقع ملا، آپ سب کا آشیرواد لینے کا موقع ملا، میرے دوپانگجنوں کا آشیرواد لینے کا موقع ملا، میرے لئے اس سے بڑی کوئی خوش قسمتی نہیں۔ میں۔ وہ سکتی۔

میں بھر ایک بار محترم گد۔ لوت جی، ان کے محکمے، وہ سچ مچ۔ ندوستان میں کبھی کسی محکمے کی اتنی سرگرمی ماضی میں اس محکمے کی کسی نے دیکھی نہیں۔ وہ سرگرمی دینے کا کام جناب گد۔ لوت جی نے کر کے دکھایا ہے اور وہ آج آپ کے سامنے۔ یہ کہ 8 لاکھ سے زیادہ میرے دوپانگجنوں کو جو بھی ان کی ضرورت ہے، اس کی تکمیل کرنے کی ایک کوشش آج۔ وہ رہی ہے۔

میں بھر ایک بار اس دھرتی کو نم کرتا۔ وہ۔ یہ ان کے لوگوں کو نم کرتا۔ وہ، آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

م۔ ن۔ اگ۔ ع۔ ن

U-2964